13639
۹ س

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۹/۱۹۷۹

اسلام علیکم :-

جناب علمائے اکرام صاحب

میرا مسئلہ میرے بڑے بیٹے کا ہے جو شراب کے نشے کا عادی ہے اس نے نشے کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور یہ بات میری بہو نے مجھے بتائی میں اس گھر میں موجود نہیں تھی میری بہو نے مجھے اس طرح بتایا:۔ جب صبح میں نے پوچھا تو وہ ہر بات سے انکار کر رہا ہے میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

بہو کا بیان:۔ جس وقت یہ سب ہوا میرے شوہر اسوقت بہت زیادہ نشے کی حالت میں تھے ان کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ اپنی ماں، بہن، بیٹی کو بھی طلاق دے رہے ہیں پھر انہوں نے مجھے بلایا اور جب میں آئی تو بولے دفعہ ہو جاؤ میں پھر بھی کھڑی رہی جب زور سے چلائے تو میں وہاں سے جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ ایک دم سے اٹھے اور مجھے تھپڑ مارا اور پھر پلنگ پر گر گئے اور میں پھر اپنے کمرے میں دروازے میں بیٹھ گئی پھر مجھے آوازیں دینے لگے میں نہیں آئی دو آوازوں پہ بھی نہیں آئی تو بولے اچھا نہیں آ رہی تو جاؤ طلاق دی تین بار بولے لیکن ہم ایک دوسرے کے سامنے نہیں تھے میں ان سے دور تھی پر ان کی آواز سن رہی تھی میرا چھوٹا دیور الگ میں تھا اس نے بھی یہ الفاظ سنے :۔

(شوہر)

بیٹے کا بیان :۔ جو میری بیوی کہہ رہی ہے مجھے اس میں سے کوئی ایک بات بھی یاد نہیں ہے

دیور کا بیان:۔ میں کمرے میں تھا اور بھائی بھابھی کو چلا کر بلا رہے تھے اور جب وہ نہیں آئیں تو انہوں نے طلاق کے لفظ کہے :۔

محمد سلمان
فون نمبر 436364
کورنگی

اب سوال یہ ہے کہ طلاق ہوئی ہے یا نہیں اور کوئی گنجائش ہے دوبارہ ملنے کی ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًاومصليًا

نشے کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں اگر بیوی نے اپنے کان سے شوہر کے یہ الفاظ سنے ہیں کہ "اچھا نہیں آئی، تو جاؤ طلاق دی" اور یہ الفاظ اس نے تین مرتبہ کہے ہیں، تو بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں اور حرمت مغلظہ ثابت ہو گئی ہے، اب شوہر کے لیے رجوع جائز نہیں، اور بغیر حلالہ کے آپس میں نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔

البقرة:230]

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ

ردالمحتارعلى الدرالمختار(463/4) كتاب الطلاق، باب صريح الطلاق

وَالْمَرْأَةُ كَالْقَاضِي إذَا سَمِعَته أَوْ أَخْبَرَهَا عَدْلٌ لَا يَحِلُّ لَهُ تَمْكِينُهُ .

الفتاوى الهندية، (353/1) فصل فيمايقع طلاقه وفيمالايقع طلاقه

وَطَلَاقُ السَّكْرَانِ وَاقِعٌ إذَا سَكِرَ مِنْ الْخَمْرِ أَوْ النَّبِيذِ . وَهُوَ مَذْهَبُ أَصْحَابِنَا رَحِمَهُمْ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا فِي الْمُحِيطِ وَلَوْ أُكْرِهَ عَلَى شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ لِضَرُورَةٍ وَسَكِرَ وَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ كَمَا لَا يَلْزَمُهُ الْحَدُّ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ وَلَا يَنْفُذُ تَصَرُّفُهُ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَوْ سَكِرَ مِنْ الْبَنْجِ أَوْ لَبَنِ الرِّمَاكِ وَنَحْوِهِ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ وَعَتَاقُهُ كَذَا فِي التَّهْذِيبِ . وَمَنْ سَكِرَ مِنْ الْبَنْجِ يَقَعُ طَلَاقُهُ وَيُحَدُّ لِفَشْوِ هَذَا الْفِعْلِ بَيْنَ النَّاسِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى فِي زَمَانِنَا كَذَا فِي جَوَاهِرِ الْأَخْلَاطِيِّ

ردالمحتارعلى الدرالمختار(240/3)

وَفِي تَصْحِيحِ الْقُدُورِيِّ عَنْ الْجَوَاهِرِ : وَفِي هَذَا الزَّمَانِ إذَا سَكِرَ مِنْ الْبَنْجِ وَالْأَفْيُونِ يَقَعُ زَجْرًا ، وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى ،

تبيين الحقائق(180/6)

الْفَتْوَى فِي زَمَانِنَا عَلَى أَنَّ مَنْ سَكِرَ مِنْ الْبَنْجِ يَقَعُ طَلَاقُهُ وَيُحَدُّ شَارِبُهُ لِفُشُوِّ هَذَا الْفِعْلِ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ ، وَكَذَا قَالَ فِي الْمُحِيطِ ا هـ

دار الافتاء

(جاری ---------)

Scanned by CamScanner

بدائع الصنائع(158/3)

وَأَمَّا السَّكْرَانُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ كَانَ سُكْرُهُ بِسَبَبٍ مَحْظُورٍ بِأَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ أَوْ النَّبِيذَ طَوْعًا حَتَّى سَكِرَ وَزَالَ عَقْلُهُ فَطَلَاقُهُ وَاقِعٌ عِنْدَ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ وَعَامَّةِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/شعبان المعظم/1439ھ

۹/مئی/2018ء

الجواب صحیح

بندہ محمد عبدالمنان عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/شعبان المعظم/1439ھ

۹/مئی/2018ء

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

بندہ محمد عارف عرفان عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

21/شعبان المعظم/1439ھ

8/مئی/2018ء

نائب مفتی

دارالافتاء

Scanned by CamScanner